

272

نوحہ

یاد سجادؑ کو آتی رہی زندان کی شام
عمر بھر خون رُلاتی رہی زندان کی شام

جب تک آتی رہی کانوں میں سکی کی صدا
خاک زندان میں اڑاتی رہی زندان کی شام

قید خانے میں بس اک شام قیامت گزری
پھر تو ہر شام ہی آتی رہی زندان کی شام

جیسے خالم کے طمانچوں نے ستایا تھا اُسے
بیوں سکینیہ کو ستافی رہی زندان کی شام

غم سکینیہ نے جو راہوں میں سہے کم تو نہ تھے
غم مگر اور بڑھاتی رہی زندان کی شام

شہ جسے لوری سناتے تھے اُسی پچی کو
موت کی لوری سناتی رہی زندان کی شام

قریر معصومہ پ خود زینبؓ و سجادؑ کے ساتھ
سوگ ہر شام مناتی رہی زندان کی شام

غم جو عابد نے سہے شام کے بازاروں میں
سارے غم یاد دلاتی رہی زندان کی شام

شامِ غربت کی قسم شام کے زندان کو بھی
صحیحِ محشر نظر آتی رہی زندان کی شام

یا ہے عابد کو خبر یا ہے خبر زینب کو
وہ ستم کیا تھے جو ڈھاتی رہی زندان کی شام

مادرِ اصغر بے شیر کو اے نور علی
خواب میں آ کے ڈراتی رہی زندان کی شام